جلدی نمازِ عید پڑھ لینے والوں کا دوسروں کی قربانی کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Sar5261 تاریخ:07-12-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہے، مرکزی مسجد میں عید کی نماز دیگر مساجد کی نسبت کچھ تاخیر سے ہوتی ہے، ہمارے یہاں مقامی مدرسہ میں اجتماعی قربانی کا سلسلہ ہوتا ہے، اگر قاری صاحبان جلدی عید کی نماز پڑھ کر ان افراد کی قربانی کر دیں جو مرکزی مسجد میں عید کی نماز پڑھتے ہوں اور ابھی تک انہوں نے نماز عید نہ پڑھی ہو، تو قاری صاحبان کا اس طرح کرنا کیسا؟ ایسا کرنے سے قربانی ہو گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں جبکہ آپ کے ہاں متعدد جگہوں پر عید کی نماز ہوتی ہے، تو قاری صاحبان کا جلدی عید کی نماز پڑھ کر ان افراد (جو مرکزی مسجد میں عید کی نماز پڑھتے ہیں اور انہوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی، ان) کی قربانی کر دینا جائز ہے اور ان افراد کی قربانی بھی ہو جائے گی، کیونکہ جہاں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو، وہاں پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے، بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ ردالمحتار میں ہے ”ولو ضحی بعدما صلی أھل المسجد ولم یصل أھل الجبانۃ أجزأہ استحسانا“ یعنی: اگر مسجد والوں کی نماز کے بعد قربانی کی اس حال میں کہ ابھی عید گاہ والوں

نے نماز نہیں پڑھی تھی، تو استحسانا قربانی کرنا درست ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، ج 9، ص 528، مطبوعہ کوئٹہ)

یونہی الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: "تجوز صلاۃ العید في المصر في موضعين ويجوز أن يضحي بعدما صلى في أحد الموضعين استحسانا" یعنی: نماز عید شہر میں دو جگہوں پر جائز ہے اور دو جگہوں میں سے ایک میں نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرنا استحسانا جائز ہے۔

(الجوہرۃ النیرۃ، ج 1، ص 114، مطبوعہ ملتان)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ایک جگہ نماز ہو جانے کے بعد قربانی کے درست ہونے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں "اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو، تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے، بلکہ کسی مسجد میں ہو گئی اور عید گاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہو سکتی ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ 15، ص 337، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

07 ربیع الاول 1437ھ / 07 دسمبر 2016ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے